صدیقؓ عکس حسن کمال محمدؐ است — فاروقؓ ظل دجاہ جلال محمدؐ است

عثمانؓ ضیائے شمع جمال محمدؐ است — حیدرؓ بہار باغ خصال محمدؐ است

ایمان ما اطاعت خلفائے راشدین

اسلام ما محبت آل محمدؐ است

فضائل ومناقب

امیر المومنین، حامی دین متین، محافظ قرآن مبین، افضل البشر

"خلیفہ بلا فصل"

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اپنوں اور غیروں کی نظر میں"

۲۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ بمطابق ۲۱ جون ۱۹۷۶ء

مرتبہ

غلام مصطفےٰ عابد (وفات ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء)

ناشر

ناظم اعلیٰ انجمن طلبائے اسلام (پاکستان) چکوال فون نمبر ۶۸

Scanned with CamScanner

عرضِ مصنّف

میری انتہائے نگارش یہی ہے　　　　تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

معزز قارئین کرام و عزیز طلباء!

اس مختصر سے رسالے کی تالیف کی ضرورت بظاہر تو مجھ جیسے بے بضاعت انسان کے لئے کچھ نہ تھی اس علمی دور میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور فضلاء کے ہوتے ہوئے ایسی کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آفتاب کی روشنی میں دیا جلایا جائے بہر حال ایک جذبہ شوق ہے جو اس کا محرک بنا ہے ہو سکتا ہے محبوبِ خدا کو یہ ادا پسند آجائے کہ جب محبِّ محبوبِ خدا سیدنا ابوبکر کی ذات اقدس پر کچھ "مسلمان نما انسان" کیچڑ اچھالنے کی جسارت کر رہے تھے اس وقت ایک غلام مصطفےٰ اپنی تہی علمی اور عملی کمزوریوں کے باوجود اٹھا اور ڈٹ کر ٹھوس صفائی پیش کر دی میرا مقصود تو صرف صفائی کے گواہوں میں اپنا نام لکھوانا ہے۔

طلباءِ گرامی القدر! انتہائی دکھ کی بات ہے کہ ڈاکٹر ڈیل انگریز عیسائی تو سیرت صدیقؓ کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ "حضرت ابوبکر صدیقؓ کی انفرادی زندگی اور عہد حکومت ایسا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا" اور ہمارے اندر مسلمانوں میں ایسے حضرات موجود ہیں جن کو سیرت صدیقی میں کوئی حسن و خوبی نظر نہ آئے۔

؎ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
که بامن ہرچہ کرد آں آشنا کرد

میں ایسے حضرات سے مؤدبانہ درخواست کروں گا کہ وہ ذرا تعصب و بغض کی عینک ا... کمالات صدیقؓ دیکھیں اس مختصر سے کتابچے میں اپنوں اور بیگانوں کے خیالات و نظریات ا... کئے گئے ہیں۔

والسلام

غلام مصطفےٰ عابد

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کے فضائل ومناقب پر مختصر تبصرہ

تمہید :- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں سے ہر ایک اپنی جگہ آفتاب وماہتاب اور ذریعہ رشد وہدایت ہے اسی لئے فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں جو ان کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا۔" اسی طرح حضرت جابرؓ سے روایت ہے — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین کے علاوہ سب جہان والوں پر میرے صحابہ کو فضیلت بخشی ان میں سے چار حضرات یعنی ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ کو منتخب فرما کر میرے خصوصی ساتھی بنائے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے ہر صحابی میں بھلائی (اور دوسروں پر برتری) موجود ہے جہاں تک عظمت ابوبکرؓ کا تعلق ہے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ پوری (اور بھی مع الوواہد) جماعت صحابہؓ میں آپؓ یکہ وتنہا ہیں اور ان کی عظمت کا اعتراف محمد عربیؐ نے یوں فرمایا کہ "میں نے ہر انسان کا بدلہ دنیا میں ادا کر دیا ہے لیکن ابوبکرؓ کے احسانات مجھ پر باقی ہیں ان کا بدلہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ دے گا"

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تعارف

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اسم مبارک عبداللہ ہے آپ کے القاب صدیق، عتیق، خلیفۃ الرسول یارِ غار اور آپ کی کنیت ابوبکر تھی آپ کے والد کا نام عثمان (ابوقحافہ) ہے آپ کا نسب آٹھویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آٹھویں پشت میں ایک نام مرہ ہے ان کے دو فرزند تھے " کلاب " اور " تیم " کلاب کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تیم کی اولاد میں حضرت صدیق اکبر ہیں آپ کی ولادت آنحضرت کی ولادت

باستثناء کے دو برس کئی مہینے بعد ہوئی اور اس طرح وفات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد دو برس اور کئی مہینے بعد ہوئی آپ کی کل عمر ۶۳ برس تھی آپ کا رنگ سفید جسم لاغر رخسار دبے گوشت کم پیشانی ابھری ہوئی اور بال سفید تھے آپ کے لقب صدیق کی وجہ واقعہ معراج کی تصدیق کرنا ہے اور لقب عتیق کی وجہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو یہ پسند کرے کہ جہنم سے اللہ کے آزاد کئے ہوئے کو دیکھے تو اس کو چاہئے ابوبکر صدیق کو دیکھے۔ خلیفہ رسول کا لقب صرف آپ ہی کے ساتھ مختص ہے اور یہ لقب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۴)

ایمان سے قبل کردار

آپؓ ابتدا ہی سے راست باز تھے زمانہ جاہلیت میں بھی آپؓ نے اپنا دامن ہر قسم کی آلائشوں سے پاک رکھا اسلام کی روشنی آنے سے قبل بھی کبھی بت پرستی نہیں کی تھی اور نہ ہی شراب کے جام کو کبھی ہونٹوں سے لگایا اسلام سے قبل کے معاشرہ میں آپؓ ذی وجاہت لوگوں میں شمار ہوتے تھے چنانچہ خون بہا کے فیصلے آپ ہی فرماتے تھے مکہ کے مالدار ترین لوگوں میں شامل ہوتے تھے آپ کا پیشہ تجارت تھا دیانتداری اور کاروبار میں بڑی مقبولیت حاصل تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے پہلے بھی آپ کی دوستی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت گہری تھی المختصر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایمان سے قبل کردار عمدہ اور اکمل تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پیغمبر کائنات کی نظر میں

[illegible] کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت کیا تو مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف آپ کو حاصل ہوا چنانچہ اکثر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے جس کسی کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے تھوڑی دیر جھجک محسوس کی سوائے ابوبکر صدیقؓ کے انہوں نے کوئی معجزہ طلب کئے بغیر اسلام قبول کیا اشراف قریش کی ایک جماعت آپ ہی کے

ت صدیقؓ سے اسلام ہوئی عشرہ مبشرہ میں سے حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ رضی اللہ عنہم انہی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئے

قرآن شریف و فرقان حمید میں خداوند تعالیٰ نے علما کے چار گروہ مقرر فرمائے ہیں

(۱) نبیین (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

کلام الٰہی کی اس تقسیم کی رو سے نبوت کے بعد دوسرا مقام صدیقین کا ہے چنانچہ بلحاظ اسلامیت کی درجہ بندی پر صدیق اکبرؓ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تیسرا درجہ شہداء کا ہے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ، خلیفہ سوم حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور خلیفہ چہارم حضرت علی تینوں خلفاء شہید ہیں

ایک دفعہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ پر کھڑے تھے پہاڑ کو جنبش ہوئی اور جھٹکا سا محسوس ہوا اس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

" اے پہاڑ خبردار! تجھ پر صدیق اور شہید کھڑے ہیں "

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے فضائل و مناقب پیغمبر کائنات کی نظر میں بے شمار ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف وجوہات سے ۲۸ مرتبہ مدینہ پاک چھوڑا مگر صدیق اکبرؓ کی وہ ذات اقدس تھی کہ انہوں نے تمام حالات و معاملات میں ایک مرتبہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں آپ کا بہت احترام تھا اسی لئے آپ ان کی بہت زیادہ تعریف فرمایا کرتے تھے صدیق نے بھی رفاقت کا حق ادا کر دیا۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانؓ بن ثابتؓ سے فرمایا کہ تم نے کچھ ابوبکر صدیقؓ کے متعلق کہا ہے تو انہوں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا سناؤ میں سننا چاہتا ہوں چنانچہ حسانؓ بن ثابتؓ نے جو اشعار پڑھے ان کا ترجمہ یہ ہے

" ابوبکرؓ مقدس غار میں دو میں سے دوسرے تھے اس وقت جب دشمن پہاڑ پر چڑھ کر غار کے چکر لگا رہے تھے اور آپؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے سب لوگ جانتے تھے کہ رسول اللہ ابوبکرؓ کے برابر کسی سے محبت نہیں کرتے " یہ اشعار سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس قدر ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسانؓ تم
نے بالکل سچ کہا واقعی ابو بکرؓ ایسے ہیں جیسا تم نے کہا ہے"

صدیق اکبرؓ جنتی ہیں! ۔ ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ جنتی تم نے
دیکھنا ہے تو عرض کی ضرور دیکھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

تلنظیر الی ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ

جو شخص جنتی کو دیکھنا چاہتا ہے وہ صدیق اکبرؓ کو دیکھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص
نماز کی ادائیگی میں اہتمام کرے گا اسے جنت ۔ باب الصلوٰۃ ۔ سے پکارا جائے گا جو جہاد کی ادائیگی میں
اہتمام کرے گا اسے جنت کے "باب جہاد" سے پکارا جائے گا جو صدقہ کی ادائیگی میں اہتمام کرے گا
اسے "باب الصدقہ" سے پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے میں اہتمام کرے گا اسے "باب الریان"
سے پکارا جائے گا یہ سن کر حضرت صدیق اکبرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو
ان دروازوں سے پکارا جائے گا ۔ فرمایا ہاں اور میں امید رکھتا ہوں کہ تم ان میں شامل ہوگے

ایکدفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا آج تم میں سے روزہ (نفلی) کس نے رکھا
حضرت صدیقؓ نے عرض کی میں نے ، پھر پوچھا آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا حضرت صدیق
نے عرض کی میں نے آج جنازہ پڑھا پھر پوچھا آج تم میں سے محتاج کو کھانا کس نے کھلایا صدیق اکبرؓ
عرض کی میں نے محتاج کو کھانا کھلایا پھر فرمایا آج تم میں سے بیمار کی عیادت کس نے کی آپ نے عرض
کی میں نے یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اوصاف جس میں جمع ہونگے وہ جنتی ہے (الحدیث)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب کوئی نیک بندہ فوت ہو جاتا ہے تو ملائکہ
اسے یا یہا النفس المطمئنۃ کہہ کر پکارتے ہیں اور روح قبض کرتے ہیں یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ
نے عرض کی یا رسول کیا اچھا خطاب و اکرام ہے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت فرشتہ (ابوبکرؓ)
کے وقت آپ کو اسی طرح خطاب کریگا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

کہ حضرت ابوبکر صدیق کے مال نے مجھے جتنا نفع پہنچایا کسی اور کے مال نے اتنا نفع نہیں پہنچایا۔"

(ترمذی شریف)

آنحضور صلی اللہ علیہ نے فرمایا مجھے معراج کی رات آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے کوئی چیز ایسی نہ دیکھی جس پر یہ نہ لکھا ہو کہ "محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابوبکرؓ ان کے خلیفہ ہیں"۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر منی بمنزلۃ السمع والبصر"

یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ میرے لئے آنکھ اور کان جیسے ہیں۔

(ترمذی)

پھر فرمایا اقتدا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر

یعنی میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتدا کرو۔ (فلسفہ نماز از قاری محمد طیب صاحب)

صدیقؓ اکابر صحابہؓ کی نظر میں

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال راہِ خدا میں دینے کا حکم دیا اس وقت میرے پاس بہت مال تھا دل میں خیال آیا کہ آج میں صدیق اکبرؓ سے سبقت لے جاؤں گا چنانچہ گھر کا نصف مال لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا اے عمرؓ کیا لیکر آئے ہو عرض کی یا رسول اللہ نصف مال آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا ہے اور باقی نصف مال اہل و عیال کے لئے چھوڑ آیا ہوں اسی اثنا میں حضرت صدیق اکبرؓ گھر کا تمام مال لے کر حضورؐ کی خدمت میں پہنچ گئے حضورؐ نے دریافت کیا صدیقؓ کیا لائے ہو عرض کی یا رسول اللہ جو کچھ گھر میں موجود تھا سب کچھ آپ کے قدموں پر قربان کر دیا پوچھا گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو عرض کی اللہ اور اس کے رسولؐ کو چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ صدیق اکبرؓ سے میں کبھی سبقت

نہیں لے سکتا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نظر میں

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ میرے والد جناب صدیق اکبرؓ جب مسلمان ہوئے تب ان کے پاس ۴۰ ہزار دینار نقد موجود تھے۔ جب کہ بے شمار سامان تجارت اس کے علاوہ تھا۔ مگر جب تیرہ سال بعد ہجرت کر کے مدینہ جانے لگے تو میرے والد کے پاس صرف پانچ ہزار اشرفیاں رہ گئی تھیں۔ باقی دولت اللہ کے دین کی اشاعت اور غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے میں صرف کر دی تھی (ترمذی۔ مناقب صدیقؓ)

اسی حدیث کا ترجمہ علامہ اقبالؒ نے اپنے اشعار میں یوں پیش کیا ہے۔

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اول سینائے ما
ہمت او کشت ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر (اقبال رموز بے خودی)

حضرت عائشہؓ کا استفسار:

رات خاموش ہے اور فضا چپ چاپ نیلگوں آسمان کے سائے تلے دو جہاں کے سردار آرام فرما رہے ہیں۔ مومنین کی ماں عائشہ صدیقہؓ تاروں بھرے آسمان پر نگاہ ڈالتی ہیں اور پھر آپ سے سوال کرتی ہیں۔ آقا کیا آسمان کے تاروں جتنی بھی کسی کی نیکیاں ہو سکتی ہیں۔ کیوں نہیں عمرؓ کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے مثل تھا۔ میں نے عرض کی۔ میرے باپ کی نیکیاں کس مرتبہ ہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عمرؓ کی تمام نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کی طرح ہیں۔

حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کو قبول فرمایا۔ اور آپ کو صدیقؓ فرمایا۔
حضرت عثمان ذوالنورینؓ اور دیگر تمام اکابر صحابہؓ نے آپ کی خلافت کو برحق (یعنی خلیفہ اول) اور آپ کے مناقب و فضائل بیان کئے ہیں اور سب نے آپ کو صدیقؓ کہا ہے۔

"صدیق اہل بیتؓ کی نظر میں"۔

حضرت علیؓ کے قیمتی اور زریں مشوروں سے پہلے خلفاء مستفید ہوتے رہے۔ ان کے آپس میں روابط انتہائی گہرے تھے۔ ان سب نے براہ راست رحمت اللعالمینؐ سے فیضان حاصل کیا تھا۔ ان سب کی زندگیاں محبت الہیہ اور عشق مصطفویؐ سے مستفیض تھیں۔ حضرت علیؓ نے اظہار محبت کے طور پر اپنے صاحبزادوں کے نام ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ رکھے۔

۱۔ حضرت علیؓ کے صاحبزادوں کے نام :-
حسنؓ۔ حسینؓ، محسنؓ، عباسؓ۔ محمدؓ، ابو بکرؓ، عمرؓ۔ عثمانؓ۔
کشف الغمہ ص ۱۳۲

۲۔ حضرت امام جعفر صادق کا قول۔
"ولدنی الصدیق مرتین"
(میں دو طرح سے صدیق اکبرؓ کی اولاد میں شامل ہوں) احقاق الحق امام موصوفؒ کی والدہ محترمہ حضرت ام فروہؓ ہیں۔ جو صدیق اکبرؓ کی پڑپوتی ہیں۔ اسی طرح ان کی نانی محترمہ حضرت اسماءؓ ہیں جو صدیق اکبرؓ کی پوتی ہیں۔ (جلاء العیون ص ۲۴۸ کشف الغمہ ص ۲۱۵) (اہل شیعہ)

شیعہ کتب سے فضائل صدیقؓ

واقعہ غار کی تصدیق شیعہ کی بڑی مستفید کتاب "حملہ حیدری" سے ملتی ہے۔ حملہ حیدری کی عبارت نقل ہے۔

۱۔ چنیں گفت راوی کہ سالارِ دیں ‌ ‌ ‌ چوں سالم بحفظ جہاں آفریں
ز نزدیک آں قوم پُر مکر رفت ‌ ‌ ‌ بسوئے سرائے ابوبکرؓ رفت
پئے ہجرت او نیز استادہ بود ‌ ‌ ‌ کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
نبی بر درِ خانہ اش چوں رسید ‌ ‌ ‌ بگوشش ندائے سفر در رسید
چوں بوبکر زاں حال آگاہ شُد ‌ ‌ ‌ ز خانہ بروں رفت و ہمراہ شد
چو رفتند چندیں بداماں دشت ‌ ‌ ‌ قدم فلک سا مجروح گشت
ابوبکر آں گاہ بردوشش گرفت ‌ ‌ ‌ درے زیں حدیث است جائے شگفت
کہ در کس چناں قوت آمد پدید ‌ ‌ ‌ کہ بارِ نبوت تو اند کشید۔

(حملہ حیدری)

ترجمہ :۔ راوی نے اس طرح روایت کی ہے کہ جب دین کے سردار اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے سلامتی کے ساتھ اُس پرفریب قوم سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے۔ تو وہ ہجرت کے لیے تیار تھے کیونکہ حضورؐ نے ان کو پہلے سے خبر دے دی تھی۔ جب نبی کریمؐ حضرت ابوبکرؓ کے گھر پہنچے تو انہوں نے سفر ہجرت کی آواز سُنی۔ اور اس حال سے آگاہ ہو کر اپنے گھر سے نکلے۔ اور حضورؐ کے ہمراہ ہو گئے جب آپ نے تھوڑا سا سفر اس دشت کا طے کیا۔ تو حضورؐ کے قدم مبارک زخمی ہو گئے۔ جو شب معراج میں آسمانوں پر پہنچے تھے۔ اس وقت ابوبکرؓ نے حضورؐ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا۔ اور یہ امر بہت ہی عجیب ہے کہ حضرت ابوبکرؓ میں ایسی طاقت آ گئی

کہ آپ نے نبوت کا بوجھ اٹھالیا۔

۲۔ شیخ طبرسی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں "ان اوّل من اسلم بعد خدیجۃ ابوبکر"

حضرت خدیجہ کے بعد جو سب سے پہلے مسلمان ہوئے وہ ابوبکرؓ ہیں۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۳)

۳۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضرت علیؓ نے صدیقؓ فرمایا۔

حضرت علی فرماتے ہیں۔ "وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت والصحھم اللہ ورسولہ الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام عظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید رحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا"۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ان سب سے اسلام میں افضل تھے۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے اور ان سب میں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ خیرخواہ خلیفہ ابوبکرؓ تھے اور ان کے خلیفہ (عمرؓ) فاروق تھے۔ اور میری عمر کی قسم کہ ان دونوں کا اسلام میں عظیم مرتبہ ہے۔ اور بے شک ان دونوں کی موت سے اسلام کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں پر رحم فرمائے اور ان کے اعمال کا بہترین بدلہ دیں۔ (ابن میثم بحرانی شرح نہج البلاغہ)

۴۔ رسول اللہ نے ابوبکرؓ کو صدیق فرمایا۔ شیخ قمی اپنی تفسیر میں آیت غار کے تحت یہ لکھنے کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو از روئے کشف حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کی کشتیوں کو دکھلایا۔ لکھتے یوں ہیں۔ "فقال لہ رسول اللہ صلعم انت الصدیق"

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا۔ آپ صدیق ہیں۔

(تفسیر قمی سورہ التوبہ مطبوعہ ایران ص ۱۵۷)

۵۔ اسی طرح کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ امام باقر نے حضرت ابوبکر کو تین مرتبہ صدیق فرمایا

مطبوعہ ایران ص ۲۲۰

۱۰۔ تفسیر حسن عسکری میں شیعہ مصنف صدیق اکبرؓ کی یوں تعریف کرتا ہے۔ ترجمہ ملاحظہ ہو۔

"خلاصہ کلام امام علیہ السلام کا یہ ہے۔ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ پر وحی لائے۔ اور کہا کہ اللہ تعالے آپ کو سلام کہتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ابوجہل اور جماعت قریش نے تیرے قتل کرنے کی تدبیر بنائی ہے۔ آگے چل کر فرمایا۔

اور خدا نے تجھے حکم دیا ہے کہ ابوبکرؓ کو اپنا رفیق سفر بناؤ۔ اگر وہ مساعدت اور موافقت اور اپنے عہد پر قائم رہے تو جنت میں بھی تیرے ساتھ ہوگا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابوبکرؓ تو راضی ہے کہ اس سفر میں میرے ہمراہ ہو۔ اور کفار قریش جس طرح میرے قتل کے درپے ہوں۔ اور اس بات کی تشہیر ہو کہ تو نے ہی مجھے آمادہ کیا۔ اور میری رفاقت کے سبب سے تجھے قسم قسم کے عذاب پہنچیں۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ میں تو وہ شخص ہوں کہ اگر آپ کی محبت میں عمر بھر مجھے عذاب اور تکالیف پہنچتی رہیں۔ نہ مروں اور نہ آرام پاؤں"

(تفسیر حسن عسکری ص ۲۳)

شیعہ حضرات کے نزدیک اگر کچھ بھی عزت امام حسن عسکری کی ہے تو وہ امام والا مقام کی روایت پڑھ کر غور کریں۔ کہ اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کس قدر تعریف ہوتی ہے۔ میں نے مندرجہ بالا حوالجات اہل تشیع کی کتب معتبرہ سے حضرت ابوبکرؓ کے صدیق اور افضل ہونے میں نقل کر دیئے ہیں۔ ورنہ اور بھی بہت سی عبارتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اسی طرح فروع کافی جلد ۳ (روضہ) ص ۱۲۳ اور حیات القلوب جلد ۲ ص ۲۲۲ میں ابوبکرؓ کے فضائل درج ہیں۔

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ہم نے امر خلافت پر پس نظر کی۔ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں پایا۔ کہ آپ نے ابوبکر کو نماز میں آگے کر دیا۔ لہٰذا ہم اپنی دنیا کے لیے اس شخص سے راضی ہو گئے۔ اور ان کو بالاتفاق خلیفہ بنا دیا۔

"ابوبکر صدیقؓ غیر مسلموں کی نظر میں"

حضرت ابوبکر صدیق کی عظمت کا اعتراف پروفیسر واشنگٹن ایرفنگ" نے اپنی کتاب "محمد خلفاء" میں ان الفاظ میں کیا ہے۔

"ابوبکر صدیقؓ بڑے عقلمند اور صاحب الرائے انسان تھے۔ بعض اوقات وہ انتظامی معاملات میں بہت محتاط رہتے ہیں۔ مگر ان کے مقاصد اعلیٰ قسم کے ہوتے ہیں۔ وہ خود غرض نہ تھے۔

ایچ جی ویلز لکھتا ہے۔ "جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں ایسے عزم و ثبات کا مظاہرہ کیا۔ جس کے سامنے پہاڑ بھی ٹل جاتے۔"

"سر ولیم میور" لکھتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کامیابی کا راز جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل ایمان و اعتماد تھا۔ آپ نے ہمیشہ فرمایا۔

مجھے اللہ تعالے کا خلیفہ نہ کہو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں۔ اور مشہور مورخ "لین پول" کے بقول حضرت ابوبکرؓ دل کے نرم مگر وسیع القلب اور خدمت اسلام کے بے لاگ جذبہ سے سرشار تھے۔

"ڈاکٹر ڈیل" کے الفاظ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نجی زندگی اور عہد حکومت ایسا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

تاریخ عالم ان جیسا دوسرا حکمران پیش کرنے میں قاصر ہے۔

صدیق کی سیرت، کارنامے اور اخلاقِ حسنہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ دبلے پتلے آدمی تھے۔ عبادت کی زیادتی نے آپ کو کمزور و لاغر کر دیا۔ آواز میں بڑا رعب و جلال تھا۔ سب قوم کو لیکن جب بات کرتے تو نرمی، حلم اور گرمجوشی کا اظہار ہوتا تھا۔

آپ اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ صاف دل، خوش مزاج، صاف گو، شگفتہ، انکسار پسند اور پرہیزگار تھے۔ آپ اپنی فراست، ایمانی اور جوشِ اسلامی کی وجہ سے تمام صحابہ کرامؓ میں ممتاز تھے۔ اجتہاد میں آپ کو سب پر فوقیت تھی۔ علم و ذہانت، عمدہ اخلاق اور حسنِ معاشرت کی وجہ سے آپ ساری قوم میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

عبادت گزار ایسے کہ راتیں قیام میں اور دن روزوں میں گزر جاتے۔ دنیا سے کبھی دل نہ لگایا۔ اور آخرت کا خوف ہمیشہ غالب رہا۔ خلیفہ بن جانے کے بعد بھی پہلے کی طرح ہی یتیموں اور بے کسوں کی خدمت کرتے رہے۔ کسی کی بکریوں کا دودھ دوہ دیتے، کسی کے اونٹ چرانے چراگاہوں میں لے جاتے۔ طبیعت میں سادگی اور خدمتِ خلق کا جذبہ بھرا ہوا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بہت بڑا کارنامہ قرآن مجید کا یکجا کرنا ہے۔ ان کے عہد کی لڑائیوں میں بہت سے حافظِ قرآن صحابہ شہید ہو گئے۔ اس سے ابوبکرؓ کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں قرآن کا کوئی حصہ ضائع نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بہت سوچ بچار اور غور و خوض کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ کو بلا کر قرآن مجید کو کتابی صورت میں لکھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے تلاش کے بعد جمع و حفاظت کا کام شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اسی عہد میں عراق کے گورنر حجاج بن یوسف ثقفی نے تلاوت میں آسانی کے لیے نقطوں اور اعراب کا بھی اضافہ کرایا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ بنیادی طور پر قرآن کریم کا اصل نسخہ جسے حضرت ابوبکرؓ نے مرتب کروایا تھا اور جس کی تجدید

عہد عثمانی میں ہوئی۔ وہی آج تک مسلمانوں میں رائج ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام اور مسلمانوں کی وہ خدمات سرانجام دیں جو آنے والے خلفاء کے لیے نمونہ تھیں۔

سیاستِ صدیقیؓ :۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ اخلاقِ نبوی کی مجسم تصویر اور تعلیم اسلام کے پیکر تھے۔ خلافت صدیق اکبرؓ میں کوئی ایسا کام نہیں ہونے پایا جس کی ابتدا عہد نبوی میں نہ ہوئی ہو۔ اگرچہ حضرت صدیقؓ کا عہد خلافت بڑا مختصر تھا۔ لیکن پھر بھی آپ نے اس قلیل عرصے میں بڑی گراں قدر خدمات انجام دیں آپ کی سیاست کا محور محبت و اطاعت رسولؐ تھا۔

خلافت کی بھاگ ڈور سنبھالنے کے بعد آپ نے سب سے پہلے ان کاموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ جن کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میمنت مہد میں ہو چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی آپ کو متعدد حوصلہ شکن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مدعیانِ نبوت کی شورشیں، مرتدین کی ہنگامہ آرائیاں، تارکین زکواۃ کے بلوے اور سب سے بڑھ کر مدینہ کا محاصرہ مگر بڑی سے بڑی مشکل بھی آپ کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کر سکی۔ حالات کی نزاکت اور وقت کی مصلحت کے زیر اثر آپ کبھی مرعوب نہیں ہوئے۔ اور کسی بھی حالت میں ارکان دین پر آنچ نہ آنے دی۔ ان حالات کے پیش نظر اگر حضرت ابوبکرؓ کو اسلامی حکومت کا دوسرا بانی کہہ دیا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔

الغرض سیدنا صدیق اکبرؓ نے عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ بہترین سیرت اور اخلاق کے مالک تھے۔ رحم دل و نرم خو تھے۔ ہوش خرد اور عاقبت اندیشی میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

دورِ خلافت کی جھلک :۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دورِ خلافت میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

لیکن آپؓ نے ایک ایک کر کے سب کو اولوالعزم کے ساتھ سرانجام دیا۔ آپؓ نے خلافت سنبھالتے ہی دوسرے دن بیعت عام کے موقع پر جو تقریر فرمائی۔ وہ آپ کی بے نفسی خلوص وللّٰہیت اور مسلمانوں کے کے لیے سچے جذبۂ خدمت کی آئینہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"اے لوگو میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں۔ حالانکہ میں تمہاری جماعت میں سب سے بہتر نہیں ہوں اگر میں اچھا کام کروں تو میری اطاعت کرنا اور اگر میں کجروی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دینا۔ سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ تم میں سے ضعیف میرے نزدیک قوی ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کا حق دوسرے سے دلوا دوں۔ تمہارا قوی شخص میرے نزدیک ضعیف ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق حاصل نہ کر سکوں۔ یاد رکھو جو قوم جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑتی ہے خدا اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔ اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے۔ خدا اس کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر میں خدا اور رسول کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرنا اور اگر نافرمانی کروں۔ تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔"

حضرت بلال حبشیؓ ایک کفر خیز زمین سے اٹھے۔ آپ نامور امیہ کے زرخرید غلام تھے صدیق اکبرؓ کے عہد میں آپؓ اس جفاکش اور سنگدل آقا کے پنجۂ ظلم و استبداد سے چھوٹے خلافت صدیق کا یہ واقعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کہ آپ نے حضرت بلالؓ کو جنہیں ان کا بے رحم آقا کانٹوں پر کھینچتا تھا۔ اور تپتی ہوئی ریت پر پہروں لٹائے رکھتا تھا۔ خرید کر آزاد کر دیا۔ اکثر اعراب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ صدیق اکبرؓ نے یہ حالت دیکھ کر جہاد بالسیف کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور نیستان اسلام کے شیر ببر حضرت خالد بن ولیدؓ کو سپہ سالار بنا کر بھیجا۔ اور ساتھ ہی یہ تاکید بھی کر دی۔ دیکھنا کسی پر بے جا ظلم و تعدی نہ ہو۔ خالد کی شمشیر افارا نے یہ مہم سر کی بچوں اور عورتوں کو غلام بنا لیا۔ اور سردار شیخ ملک کو قتل کروایا۔ صدیق اکبرؓ نے کہا خالدؓ نے ظلم کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے رائے دی۔ خالدؓ کو سزا دینی چاہیے یا معزول کرنا چاہیئے۔ حضرت ابوبکرؓ کی جرأت ایمانی اور تدبر دیکھیے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو جو اصابت

رائے میں سب سے پیش پیش رہتے۔ یہ جواب دیا کہ میں سیف اللہ کو میان میں نہیں ڈال سکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ کا لقب دیا تھا۔

الغرض حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مناقب و فضائل بے شمار ہیں۔ بدر کا معرکہ رستاخیز ہو یا احد کا صبر آزما مرحلہ۔ خندق کی کھدائی کے جانگسل لمحات ہوں یا غار ثور میں دل دھڑکاؤں کی رفاقت حدیبیہ میں بیعت رضوان کا منظر ہو یا خیبر میں یہودیوں سے فیصلہ کن جنگ، فتح مکہ میں نصرت الٰہی کا جلوہ ہو یا حنین میں سطوت اسلامی کا اظہار ہو۔ تبوک میں شوکت اسلام کا پرچم سفر یا حجۃ الوداع کے موقع پر عالمگیر انسانی منشور کا اعلان۔ غرضیکہ ان کی زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں۔ جس میں سردار، دوجہاں کی رفاقت کی خوشبو رچی بسی نہ ہو۔

ایک بہترین مدبر:-

حضرت ابوبکر صدیقؓ ایک بہترین منتظم کے ساتھ ساتھ ایک اعلیٰ پائے کے مدبر بھی تھے۔ آپ نے اپنے اقوال اور حکیمانہ ملفوظات میں فکر و نظر کے جن زاویوں کو روشن کیا ہے۔ وہ آج بھی مشعلِ ہدایت ہیں۔

آپؓ نے فرمایا ”سب سے بڑی دانائی تقویٰ اختیار کرنا ہے اور سب سے بڑی حماقت فسق و فجور میں مبتلا ہو جانا ہے۔ سب سے بڑی سچائی امانت داری ہے۔ سب سے بڑا جھوٹ بددیانتی ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ”موت اپنے مابعد کے حالات کے مقابلے میں آسان ہے اور ماقبل کے حالات کے مقابلہ میں سخت۔“

یہ تھے فضائل و مناقب خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ قرآن حمید احادیث نبویؐ اور غیر مذاہب سے۔“

منقبت

سیّدنا صدّیقِ اکبرؓ

از سکندر لکھنوی

واقفِ رمزِ کبریا صدیقؓ
محرمِ رازِ مصطفیٰؐ صدیقؓ

جُملہ احبابِ پاک میں افضل
نائبِ فخرِ انبیاء صدیقؓ

مظہرِ خلقِ سیّدِ عالمؐ
پیکرِ عزمِ مصطفیٰؐ صدیقؓ

اُمتِ مجتبیٰ کے راہنما
اہلِ ایمان کے پیشوا صدیقؓ

غمگسارِ حضورؐ ختم الرُسل
جان نثارِ شہِ ولی صدیقؓ

ثانیٔ اثنین اذ ہما فی الغار
عاشقِ روئے والضحیٰ صدیقؓ

دافعِ کذب و قاتلِ زندیق
سرفروشوں کے ناخُدا صدیقؓ

رحمتیں لاکھوں آپ پر رب کی
ہوں شب و روز باوفا صدیقؓ

مُحسنِ دین و ملّتِ بیضا
ناز بردارِ مصطفیٰؐ صدیقؓ

بھیجتی ہیں سلام کُل اُمت
آپؓ پر میرِ قافلہ صدیقؓ

یہ سلامِ سکندرِ عاجز
ہو قبول زہے خدا صدیقؓ

ایسی بلند ہستی اور دربار عالیہ میں مجھ جیسا حقیر چند پھول عقیدت کے سوا اور کیا پیش کر سکتا ہے۔

میری قسمت سے الہیٰ پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں انکے دامن کیلئے

میں صدیق اکبرؓ کے فضائل و مناقب کے اختتام پر اپنے دلی جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہوں۔

مجھکو قرآن جنتی کہتے رسول کریمؐ جنت کی بشارت دیں
غیر بھی ان کی صداقت وجرأت کو مانیں

اللہ کی ہزار ہزار برکتیں اور رحمتیں ہوں اس مقدس اور پاک باز انسان پر جس نے اپنی ساری عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور اسلام کی اشاعت میں صرف کر دی۔ وہ ضعیف تھا لیکن دین کی راہ میں اسنے عدیم المثال استقامت کا ثبوت دیا۔ وہ غریب تھا لیکن اللہ کے راستے میں اپنا ایک ایک پیسہ خوشدلی سے خرچ کر دیا۔ اس کے راستے میں سنگ گراں حائل تھے۔ مگر اس کے پائے استقلال میں خفیف سی بھی جنبش پیدا نہ ہوئی۔ اور وہ اسلام کی کشتی کو خوفناک طوفان اور مہیب چٹانوں سے صحیح سلامت نکال لے گیا۔

حضرت ابوبکرؓ کے کارناموں کو آنے والی کوئی بھی نسل فراموش نہ کر سکے گی۔ اور قیامت تک ان پر سلام بھیجنے والے پیدا ہوتے رہیں گے ہم بھی ان کی مقدس و مطہر روح پر ہزاروں سلام بھیجتے ہوئے ان کا مبارک تذکرہ ختم کرتے ہیں اور اللہ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم میں پھر صدیقؓ فاروق اعظمؓ اور خالد سیف اللہ جیسے صف شکن، اولوالعزم اور پہاڑ کی مانند مستقل مزاج انسان پیدا کر دے۔ جن کی اس وقت اسلام کی کشتی کو کھینے کے لیے اشد ضرورت ہے۔

وفات صدیق اکبرؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ دو برس تین مہینے اور چودہ دن خلافت پر متمکن رہ کر

۲۲ جمادی الثانی ۱۳ہجری مطابق ۶۳۴ سہ شنبہ کی شب مغرب وعشاء کے درمیان اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں اسی روضہ شریف کے اندر قیامت تک جائے استراحت پائی۔ ایک حدیث نقل کر کے اپنے مضمون کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

"رسول کریم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں بہت سی مہتم بالشان پیش گوئیاں احادیث میں مذکور ہیں۔ وہاں یہ عظیم پیش گوئی بھی مذکور ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے پیدا ہونگے جن میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ اور یہ پیش گوئی اہل سنت اور اہل تشیع دونوں کی کتب حدیث میں مذکور ہے۔

اہل سنت کی حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ناجی فرقہ (یعنی جہنم سے نجات پانے والا فرقہ) وہی ہوگا۔ "جو مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" کا پیروکار ہوگا۔ یعنی وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے اور اصحاب رسولؐ کے طریقہ کو ہی جنت کا راستہ تسلیم کریں گے۔ اور جو ان دونوں بنیادوں کا انکار کریں گے۔ یا ان میں سے کسی ایک کا انکار کریں گے۔ تو وہ لوگ جہنم کی راہ پر چلنے والے (غیر ناجی) ہوں گے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالٰی ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کرامؓ اور اہلبیت کرام علیہم الرضوان کی سچی اور پکی محبت نصیب فرمائے۔

(آمین ثمہ آمین)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی کرامت "وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ"

بعد از وصال :-

تفسیر کبیر میں امام رازیؒ نے صدیق اکبرؓ کے دفن کا واقعہ تفصیل سے لکھا ہے تجہیز و تکفین کے بعد صحابہؓ نے (آپکی وصیت کے مطابق) آپؓ کی چارپائی حجرۂ رسولؐ کے سامنے

رکھدی۔ جہاں آپ مدفون ہیں۔ اس مقام پر حضرت امام رازی صاحب تفسیر میں یوں لکھتے ہیں۔ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

—" جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا جنازہ اٹھا کر قبر النبیؐ کے دروازے کے سامنے رکھا گیا اور آواز دی گئی :۔ السلام علیک یا رسول اللہ :۔ ابوبکر دروازے پر ہے اس پر اچانک دروازہ کھل گیا اور قبر کے اندر سے آواز آئی دوست کو دوست کے پاس لے آؤ۔ تفسیر کبیر ص ۴۹۵)

اس سے معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ روضہ رسول میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے داخل کئے گئے۔ اس وقت ہزاروں صحابہؓ نے آواز سنی جو وہاں موجود تھے۔

(دلائل السلوک ص ۱۹۴)

حرف آخر :۔

عزیز طلبار ! آج ہم جن نا مساعد حالات سے گزر رہے ہیں۔ وہ محتاج بیان نہیں اگر ایک طرف اشتراکیت کے بادل منڈلا رہے ہیں تو دوسری طرف مغربی تہذیب و افکار کی یلغار بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اس سموم تہذیب کا میٹھا زہر ہمارے نوجوان نسل کی رگ و پے میں سرایت کرتا جا رہا ہے۔

قیام پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ یہاں نظام مصطفیٰؐ و خلافت راشدہ کا طرز حکومت اپنایا جائے گا۔ لیکن ۲۹ سال کا طویل عرصہ گزارنے کے باوجود یہ عظیم مقصد پورا نہ ہو سکا۔ جس کی وجہ سے ہم کو نت نئے بحران اور پیچیدہ مسائل سے گزرنا پڑ رہا ہے غیر ملکی نظریات تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ قومی۔ معاشی لسانی۔ سیاسی اور مذہبی مسائل کی وجہ سے افتراق و انتشار بڑھ رہے ہیں۔ ملک و ملت کا اتحاد اور سالمیت خطرے میں ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

[illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
گے [illegible] گے۔

[illegible] یوم صدیق اکبرؓ [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] حقیقی نظام [illegible]
گے [illegible] کام لیا جا رہا ہے

جہاں کو رنج ہے گردش دورِ زمانوں کی

[illegible] ہم مسلمان مگر عشق تو نہیں

مطالبہ یہ ہے کہ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خلفائے راشدین (یوم صدیقؓ
یوم عمر فاروقؓ، یوم عثمان ذوالنورینؓ، یوم حیدر کرارؓ) اور یوم عمر بن عبدالعزیزؒ سرکاری طور پر
منانے کا اہتمام کرے۔ تاکہ نوجوان نسل کو اپنے اکابرین کے زمانۂ حکمرانی کا پتہ چلے اور
وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو سکیں کہ

حیدری در دین ما خود ست گری است

عدل فاروقی و فقر حیدری است

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند!

در شہنشاہی فقیری کردہ اند!

آخر میں بندۂ ناچیز حقیر کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجلہ کو اسلام کی تعلیمات
کو عام کرنے کا ذریعہ بنائے۔

(آمین ثم آمین)

اظہارِ تشکر

میں اراکین انجمن اور تمام ان لوگوں اور دوستوں کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں جن کے مفید مشوروں اور حوصلہ افزائی کی بدولت میں اس تالیف کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکا۔ اور آئندہ بھی وہ اس قسم کا تعاون فرما کر مزید تالیف لکھنے کا موقع دیں گے

والسلام

فقط حقیر فقیر

غلام مصطفےٰ صابر

ناظم انجمن طلبائے اسلام بچھال

اَصدقُ الصادِقیں، سیّدُ المتّقیں

چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

"انجمن طلبائے اسلام کے عزائم"

- طلباء کے اندر اسلامی روح بیدار کرنا۔
- اسلامی نظام تعلیم کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا۔
- نظام مصطفٰے اور خلافت راشدہ کے قانون کے نفاذ کے لئے جد و جہد کرنا۔
- مغربی تہذیب اور اشتراکیت کی مکمل طور پر روک تھام کرنا۔
- عشق مصطفٰے کی شمع کو طلباء کے اندر اجاگر کرنا۔
- مسلک اہل سنت جماعت کی صحیح طریقے سے تبلیغ و اشاعت کرنا۔

مندرجہ ذیل پتوں پر رسالہ مفت دستیاب ہے

۱۔ ڈاکٹر پرنٹنگ پریس بالمقابل بڑا ڈاکخانہ تلہ گنگ روڈ چکوال۔

۲۔ دفتر انجمن طلبائے اسلام محلہ مبارک چکوال۔

ناشر غلام مصطفٰے عابد ناظم اعلیٰ انجمن طلبا اسلام چکوال فون نمبر ۶۸

طالب علم ساتھیو! (سیدی یا رسول اللہ)

اگر آپ چاہتے ہیں کہ

- آپ کا دل عشق مصطفٰے سے سرشار ہو
- ہر طالب علم کے دل میں احترام صحابہؓ و بزرگان کا جذبہ برقرار رہے۔
- اسلام نظام تعلیم نافذ کیا جائے اور طلباء کے مسائل حل ہوں۔
- ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ سے پاک معاشرہ قائم ہو۔
- اساتذہ کا احترام بحال کیا جائے۔ اور ہر طالب علم کو کم از کم اتنی معلومات ہوں کہ وہ اسلام کو نامکمل کہنے والے کور ذہنوں کو خاموش کر سکے۔

تو آئیے !!

انجمن طلبائے اسلام میں شامل مصطفٰے کے نفاذ کی تحریک میں تعاون کیجئے۔